114779 ـ گھر سربراہ اللہ اور دین پر سب و شتم کرے تو گھر والے اور اولاد کیا کریں ؟

سوال

ایک شخص اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے، اور کفر کلمات کہتے ہوئے باغیچہ میں نکل کر کہتا ہے جب میں کفر کروں تو آسمان دیکھنا چاہتا ہوں، اس کا اعتقاد ہے کہ عرب ایسا معاشرہ ہے جو زندہ رہنے کے قابل نہیں، اور یورپی لوگ ان سے افضل ہیں اور حج کو مال اسراف کرنا شمار کرتا ہے، اور کعبہ پتھروں کا ایک ڈھیر ہے اور لوگ اس کے گرد چکر لگاتے ہیں، اس طرح کے دوسرے کفریہ کلمات کہتا ہے جو میں زبان سے ادا کرنے سے قاصر ہوں، جب اولاد اسے ایسا کرنے سے روکے تو وہ اور بھی زیادہ کفریہ کلمات بکتا ہے، اور جب وہ اسے کچھ نہ کہیں تو ٹھنڈا پڑ جاتا ہے، وہ استغفار نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے تم نے مجھے غصہ دلا دیا تھا، لیکن اس کے باوجود نماز روزہ کی ادائیگی کرتا ہے! اس کے گھر والے اللہ سے ڈرتے ہیں، اور انہیں ڈر ہے کہ والد کے کفریہ کلمات کی بنا پر کہیں اللہ کا عذاب ان پر بھی نازل نہ ہو جائے، اگر وہ کفر کرے لیکن اس کے باوجود نماز روزہ کی ادائیگی کرتا ہو تو کیا بیوی اس سے طلاق حاصل کر لے ؟

اور اگر گھر میں کوئی بھی مشکل پیش آئے اور والد کفر پر مصر ہو تو اولاد کیا کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رسول کریم صلی اللہ وسلم نے سچ فرمایا ہے:

" اللہ تعالی سے زیادہ حلم و بردباری والا کوئی نہیں وہ سب و شتم سنتا ہے اور لوگ اس کی اولاد کا دعوی کرتے ہیں لیکن اللہ انہیں پھر بھی روزی عطا کرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6099).

اور سب و شتم کرنے والے پر اللہ تعالی کا حلم و بردباری نہ ہو تو وہ انہیں جلد سزا دے، مثلا وہ انہیں مسخ کر کے خنزیر اور بندر بنا دے، یا ان کی زبانیں جلا کرراکھ کردے، یا ان کی عقلیں سلب کر لے اور راستوں میں گھومتے پھریں اور انہیں معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا کر رہے ہیں.

یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے بندوں پر کی ہیں، چاہے تو وہ یہ نعمتیں ان سے

روك لے ليكن اللہ سبحانہ و تعالى انہيں مہلت اور ڈھيل دے رہا ہے، ہو سكتا ہے ان ميں كوئى توبہ كر كے اپنے پروردگار كى طرف رجوع كر كے واپس پلٹ آئے.

يہ معلوم ہونا چاہيے كہ اس طرح كے شخص كا حكم جو سب و شتم كرے اور دين سے بغض ركھے وہ دين سے خارج ہے اور وہ اس سب و شتم كى بنا پر مرتد ہو جائيگا، اس كے سارے نيك و صالح اعمال اكارت اور ضائع ہو جائينگے، اور اس كا عقد نكاح بھى فسخ ہو جائيگا، اس ليے اس كى مسلمان بيوى اس پر حرام ہو جائيگى، اور اگر وہ اسى حالت ميں مر جائے اور اسلام ميں داخل نہ ہوا ہو تو اسے نہ تو غسل ديا جائيگا، اور نہ ہى اسے كفن پہنايا جائيگا، اور نہ ہى اس كى نماز جنازہ ادا كى جائيگى، اور نہ مسلمانوں كے قبرستان ميں دفن كيا جائيگا، نہ وہ وارث ہو گا اور نہ ہى اس كا كوئى وارث ہو گا.

اور اس كى نماز روزہ كى ادائيگى كا كوئى فائدہ نہيں، يہ اس كى سفارش نہيں كريگى اور نہ ہى مانع ہو گى، اللہ كے ہاں اس كى نماز كوئى سفارش نہيں كريگى، اور مرتد ہونے كے احكام ميں بھى نماز كوئى مانع نہيں ہو گى، اور اللہ عزوجل كے ہاں اس كى نماز كوئى فائدہ نہيں ديگى؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى اسے اكارت كر ديگا، اور باقى سارے اعمال صالحہ بھى ضائع ہو جائينگے، اور يہ نماز اس كے مرتد ہونے اور مرتدين ميں شامل ہونے سے كوئى مانع نہيں ہو گى.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر كوئى انسان اللہ پر سب و شتم كرے، يا اللہ كےدين پر سب و شتم كرے، يا اللہ كےدين يا جنت يا جہنم كا استہزاء اور مذاق اڑائے تو اس كا نماز ادا كرنا اور روزہ ركھنا اسے كوئى فائدہ نہيں ديگا، كيونكہ جب نواقض اسلام ميں سے كوئى ناقض يعنى دين كو ختم كرنے والا كوئى عمل پايا جائے تو اس كےسارے اعمال ضائع ہو جائينگے، ليكن اگر وہ توبہ كر لے "

يہ ايك اہم قاعدہ اور اصول ہے، اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور اگر (بالفرض) يہ حضرات بھى شرك كرتے تو ان كے اعمال ضائع كر ديے جاتے **الانعام** (88).

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى ہے:

يقينا تيرى طرف بھى اور تجھ سے قبل (تمام انبياء) كى طرف بھى وحى كى گئى ہے كہ اگر تو نے شرك كيا تو بلاشبہ تيرا عمل ضائع ہو جائيگا، اور يقينا تو نقصان اٹھانے والوں ميں سے ہو جائيگا، بلكہ تو اللہ ہى كى عبادت كر اور شكر كرنے والوں ميں سے ہو جا **الزمر** (65 - 66). انتہى

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (28 / 216 ـ 217).

شیخ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

میں نے کچھ مسلمان علماء کرام سے سنا ہے کہ اگر آدمی دین پر سب و شتم کرے تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے اور اس کے لیے توبہ و استغفار کرنا اور نیا عقد نکاح کرنا لازم ہے اور یہ چیز کثرت سے ہوتی ہے، خاص کر شدید غصہ کی حالت میں اس لیے یہ بات کہاں تك صحیح ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" دین پر سب و شتم کرنے سے انسان اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے، اور اسی طرح قرآن مجید اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرنا بھی نعوذ باللہ اسلام سے اتداد اور ایمان کے بعد کفر ہے، لیکن یہ عورت کے لیے طلاق کا باعث نہیں، بلکہ بغیر طلاق کے ہی خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق کر دی جائیگی، تو یہ طلاق نہیں بلکہ عورت اس پر حرام ہو جائیگی؛ کیونکہ عورت مسلمان ہے اور وہ کافر ہو چکا ہے، وہ عورت اس پر حرام ہے حتی کہ توبہ کر لے، اگر توبہ کر لے اور عورت عدت میں ہو تو بغیر کسی چیز کے وہ اس کے عقد میں واپس آ جائیگی یعنی جب وہ شخص توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کر لے تو عورت اس کو واپس مل جائیگی.

لیکن اگر عدت ختم ہو گئی اور اس نے توبہ نہ کی تو عورت جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے، اور یہ طلاق کے درجہ میں ہو گا، یہ نہیں کہ یہ طلاق ہے، بلکہ طلاق کی طرح ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مسلمان عورت کافر پر حرام کی ہے اور اگر وہ عدت کے بعد توبہ کرے اور اس سے شادی کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں، لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ عقد نکاح کی تجدید کرے؛ تا کہ علماء کے اختلاف سے بچا جا سکے، وگرنہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ اگر عورت اسے اختیار کرتی ہے تو بغیر تجدید نکاح کے حلال ہے، اور عورت نے عدت کے بعد کسی اور سے شادی نہ کی ہو اور اپنی حالت پر باقی رہے تو بغیر تجدید کے ہی صحیح ہے.

لیکن اگر نیا عقد نکاح کرے تو یہ اولی اور بہتر ہے؛ تا کہ جمہور اہل علم کے اختلاف سے نکلا جا سکے، اکثر اہل علم کہتے ہیں جب عورت عدت سے نکل جائے تو وہ بائن ہو جاتی ہے اور اس مرد کے لیے وہ اجنبی ہو جائیگی نئے نکاح کے بغیر اس کے لیے حلال نہیں، اس لیے اولی اور بہتر اور احتیاط اسی میں ہے کہ وہ نیا عقد کر لے، یہ اس صورت میں ہے جب وہ اس کے توبہ کرنے سے قبل عدت ختم کر بیٹھے.

لیکن اگر وہ عدت میں ہی توبہ کر لے تو وہ اس کی بیوی ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام قبول کرنے والوں کی بیویوں کو عدت ختم ہونے سے قبل ان کے نکاح میں ہی رہنے دیا تھا " انتہی

فتاوی نور علی الدرب (1 / 106 ـ 107) طبع دار الوطن

اور دینی شعار میں سے کسی بھی شعار کا استہزاء کرنا اور مذاق اڑانا بھی دین سے ارتداد ہے، اور اہل سنت علماء کے ہاں اللہ تعالی اور اس کے رسول اور دین پر سب و شتم کرنے والے کے حکم میں کوئی اختلاف نہیں، اور اسی طرح اللہ کے دین کے شعار میں سے کسی بھی چیز کے ساتھ استہزاء کرنا اور مذاق اڑانے کے حکم میں بھی کوئی اختلاف نہیں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دین اسلام پر سب و شتم کرنے والے کا حکم یہ ہے کہ وہ کافر ہے؛ کیونکہ دین پر سب و شتم کرنا اور اس کا استہزاء کرنا اور مذاق اڑانا اسلام سے ارتداد اور اللہ عزوجل اور اس کے دین کے ساتھ کفر ہے.... انتہی

دیکھیں: فتوی کا تتمہ سوال نمبر (42505) کا جواب.

اور اللہ سبحانہ و تعالی پر سب و شتم کرنے کے حکم کے متعلق تفصیل جاننے کے لیے سوال نمبر (71174) اور (79067) اور (14305) اور (65551) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کا حکم معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (22809) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم:

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا یہ گمان رکھنا کہ بچوں نے اسے غصہ دلا دیا تھا یہ کوئی شرعی عذر نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالی کی انتہائی توہین پر دلالت کرتا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص غصہ میں آئے اور اس کی عقل پر پردہ پڑ جائے تو سب و شتم کے لیے اپنے رب اور پروردگار کے علاوہ اسے کوئی اور یاد کیوں نہیں آتا! اسے گالی نکالنے اور سب و شتم کرنے کے لیے اپنی ماں کیوں نہیں یاد آتی ؟! سب و شتم اور گالیاں نکالنے کے لیے اسے اپنا حکمران کیوں نہیں یاد آتا ؟!

اس لیے کہ یہ سب اس کے محبوب تھے، یا اس کے ہاں ان کی تعظیم تھی، یا وہ ان سے خوفزدہ تھا تو غصہ کی حالت میں بھی گالی نکالنے کے لیے وہ اس کے ذہن میں بھی نہ آئے، یہ اس بات کی دلیل ہے جو ہم کہہ چکے ہیں، وہ یہ کہ انہوں نے اپنے پروردگار پر سب و شتم اس لیے کیا کہ ان کے دل میں جو گندگی اور کجی تھی اسے باہر نکال سکیں، اور اللہ رب العالمین کی توہین کریں.

آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ اس سے اس وقت تك بائیکاٹ کریں جب تك وہ دین اسلام کی طرف واپس نہیں پلٹ آتا، اور آپ کے لیے حلال نہیں کہ آپ اسے اپنے نزدیك آنے دیں وہ آپ کا خاوند نہیں رہا، الا یہ کہ وہ اپنے دین

میں واپس پلٹ آئے، اور اس کی اولاد کے لیے یہی ہے کہ وہ اس سے مرتد والا معاملہ کریں اور اسے سلام کرنے میں پہل نہ کریں، اور نہ ہی اس سے محبت و الفت رکھیں، لیکن اس کے باوجود وہ اس سے نرم رویہ کے ساتھ دعوت ضرور دیں، اور اسے دین کی دعوت دینے میں حسن خلق کا مظاہرہ کریں، ہو سکتا ہے وہ توبہ کرتے ہوئے دین کی طرف واپس پلٹ آئے.

مزید آپ سوال نمبر (96576) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .